آیات متشابہات

ڈاکٹر قمر زمان

یہ خیال میرے لئے ہمیشہ ناقابل قبول اور ناقابل فہم رہا ہے کہ قرآن میں کچھ ایسی آیات بھی ہیں جو شبے میں ڈالتی ہیں یا ایسی تشبیہات کو بیان کرتی ہیں جن کی اتباع وہی کرتے ہیں جن کے دل میں کجی ہوتی ہے اور وہ اس سے فتنہ تلاش کرتے ہیں۔

کچھ مفسرین نے متشابہات کو شک میں ڈالنے والی تو کچھ نے تشبیہات والی کہا۔ لیکن مفہوم وہی رہا کے یہ تشبیہات ہوں یا کچھ اور، ان کا حتمی علم کسی آنے والے وقت میں واضح ہو گا، بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ تو قیامت کے بعد کے واقعات پر مشتمل ہیں اس لئے ان کا علم قیامت کے بعد ہی ہو گا۔۔۔۔۔ بڑی عجیب بات ہے۔ کہ وہ باتیں جو قیامت کے بعد کھلیں گی آج بتائیں جا رہی ہیں۔۔۔ پھر ایسی باتوں کا ذکر ہم سے کرنے کا کیا فائدہ۔۔۔۔؟ مزید یہ کہ اگر آج ان آیات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو فتنے میں پڑ جائیں گے۔ اس لئے جب اُن پوچھا گیا کہ قرآن میں تو کہا گیا ہے کہ۔

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ

پس وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے ان آیات کی تباع کرتے ہیں جو اس کتاب میں تشبیہات ہیں (شبہ میں ڈالتی ہیں) اور وہ اس سے فتنہ تلاش کرتے ہیں (عمومی ترجمہ)

(سورۃ آلعمران آیت نمبر ۷)

جب اُن سے مزید پوچھا جاتا ہے کہ اچھا تو اس کجی سے کیسے بچا جا سکتا ہے ؟ تو جواب ندارت۔ خود سوچئے یہ کیسے ممکن ہے کہ قرآن کی کسی آیت کی اتباع کرنے سے فتنہ پیدا ہو جائے۔ جبکہ قرآن کا تو حکم ہے کہ۔ " **اتبعوا ما انزل لیکم من ربکم**"(اس کی اتباع کرو جو تمہارے رب نے تم پر نازل کیا ہے)۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جو کچھ اللہ رب العزت کی طرف

سے اتارا گیا اس میں کچھ احکامات کی اتباع کرنے سے فتنہ پیدا ہو۔ اور مزید یہ کہ اتباع بھی وہی کریں گے جن کے دل میں کجی ہو گی۔

عجیب بات یہ ہے کہ ان متشابہات کے کھاتے میں ڈال کر ذمہ داری سے چھوٹ حاصل کر لی جاتی ہے۔ قرآن نے نہ تو کوئی پیمانہ دیا ہے اور نہ ہی کوئی اصول جس کے ذریعے متشابہات کی پہچان کی جاسکے۔ سورۃ ھود میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ

ایک کتاب جس کی آیات محکم کی گئیں اور مزید فیصلہ کن بنائی گئی ایک ایسی ہستی کی جانب سے جو حکیم بھی ہے اور اس کی حکمت بر بناء خبر ہے۔

(سورۃ ھود آیت نمبر ۱)

پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک جگہ کتاب دینے والے کا اعلان ہو کہ اس کتاب کی آیات اس نے محکم اور فیصلہ کن بنائیں اور دوسری جگہ اسی خالق نے کہا ہو کہ اس کتاب میں آیات محکم بھی ہیں اور متشابہ بھی۔۔۔ یقیناً ہمارے فہم کی گڑبڑ ہے۔

ایسی کتاب کے متعلق یہ کہنا کہ اسمیں ایسی آیات بھی ہیں جو شبہ پیدا کرنے والی ہیں اور جن کی اتباع بھی وہی کرتے ہیں جن کے دل میں کجی ہوتی ہے۔۔۔ قرآن کے ساتھ انتہائی زیادتی ہو گی۔ آیئے اس آیت مبارکہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلا أُولُو الألْبَابِ

اس ہستی نے تم پر ایک ایسی کتاب اتاری ہے جس میں آیات محکم ہیں اور یہ کتاب کی جڑ بنیاد ہیں اور دوسری آیات متشابہات ہیں۔ پس وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ ان کی اتباع کرتے ہیں اور ان سے فتنہ تلاش کرتے ہیں اور ان سے کتاب کی تاویل تلاش کرتے ہیں اور اس کی تاویل کو اللہ خوب جانتا ہے۔ لیکن جو علم پر راسخ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو الکتاب کے ساتھ امن قائم کرنے والے ہیں سب کا سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت کو یاد صرف اہل علم و دانش ہی رکھتے ہیں۔

(سورۃ آلعمران آیت نمبر ۷)

آیئے اس آیت کی صرف ونحو کی بنیاد پر تحلیل کرتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ

اس ہستی نے تم پر ایک ایسی کتاب اتارہ جس میں آیات محکم ہیں اور یہ کتاب کی جڑ بنیاد ہیں

(اس جگہ نوٹ فرمالیں کے آیات کے لئے ضمیر "ھن" آئی ہے جو جمع مونث غائب کی ہے۔)

وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ

اور دوسری آیات متشابہات ہیں۔

یہ دوسری آیات متشابہات کون سی ہیں؟ کیا یہ وحی الٰہی کی آیات ہیں یا یہ کہ وحی الٰہی سے ملتی جلتی وہ آیات ہیں جو ہر زمانے میں علماء حضرات اپنے ہاتھ سے لکھ کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں تا کہ کلام الٰہی کو مشکوک بنائیں کیا یہ وہی احادیث اور فقہ کی کتابیں نہیں جن کے ذریعے قرآن مشکوک بنایا گیا؟

جی ہاں یہ وہی فقہ و حدیث کی آیات ہیں جن کے ذریعے قرآن سے پہلے کلام الٰہی کو بدلا گیا۔ اور آج بھی احادیث و تفسیر کے ذریعے قرآن کے معنی کیا سے کیا کر دیئے گئے ہیں۔ مزید ملاحظہ فرمایئے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کی اتباع کرتے ہیں جو الکتاب سے متشابہ ہے۔

یہ ہے وہ مقام جہاں گھپلا کیا گیا ہے۔ بڑے صاف الفاظ میں مَا تَشَابَهَ مِنْهُ آیا ہے اور منه میں ضمیر " ہ" آئی ہے جو واحد مذکر غائب کی ہے۔ جس کا مرجع صرف "الکتاب" ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ "الکتاب" مذکر ہے اور پوری آیت میں " ہ" کی ضمیر کا مرجع کوئی اور نہیں ہے جسے مذکر کہا جا سکے۔

ضمیر "ہ" کا مرجع آیات اس لئے نہیں ہو سکتا کہ لفظ آیت مونث ہے اور آیات کے لئے اسی آیت میں" هن ام الکتاب " میں ضمیر جمع مونث" هن " آئی ہے۔ اس لئے اس جز کا ترجمہ حسب ذیل ہو گا۔

وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ ان آیات کی اتباع کرتے ہیں جو الکتاب سے متشابہ ہیں۔

اگر یہ کہنا ہوتا کہ جو آیات قرآنی یعنی آیات محکمات سے متشابہ ہیں تو "منه" کی بجائے "منهن" ہوتا۔ آگے ارشاد ہے۔

ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ

وہ فتنہ تلاش کرتے ہیں اور الکتاب کی تاویل (تفسیر و تشریح) چاہتے ہیں۔

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلا اللَّهُ

اور اس کی تاویل تو اللہ ہی کے علم میں ہے۔

آیت کے اس جز میں "تاویله " آیا ہے۔ لفظ تاویل کے ساتھ جو ضمیر آئی ہے وہ" ہ" کی ہے جو واحد مذکر غائب کی ہے جس کا مرجع پھر الکتاب ہے۔

وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلا أُولُو الألْبَابِ

لیکن جو علم پر راسخ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو الکتاب کے ساتھ امن قائم کرنے والے ہیں سب کا سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت کو یاد صرف اہل علم و دانش ہی رکھتے ہیں۔

اس جز میں آمنابہ میں ایک مرتبہ پھر وہی ضمیر " ہ" آئی ہے جو واحد مذکر غائب کی ہے یعنی پوری آیت میں ضمیر " ہ" تین مقامات پر آئی ہے۔

۱۔ **تشابہ منہ** ۲۔ **تاویلہ** ۳۔ **آمنابہ**

یاد رکھئے کہ "ہ" کی ضمیر واحد مذکر غائب کی ہے جو صرف کتاب کے لئے آئی ہے اور یہ کسی طرح آیات کی طرف نہیں جاسکتی اس لئے کہ آیات کے لئے ضمیر ھن آتی ہے جو جمع مونث غائب کی ضمیر ہے۔

ضمیر کے معنی بدلنے سے بات کیا سے کیا بنا دی گئی۔ اس آیت میں آپ ان مقامات کا ترجمہ جہاں جہاں ضمیر " ہ" آئی "الکتاب" رکھ کر دیکھ لیجئے کہ کیا مفہوم سامنے آتا ہے۔ آیئے " ہ" کی ضمیر کا مرجع "الکتاب" رکھ کر ماحاصل بیان کرتے ہیں۔

اس کتاب کو پیش کرنے والے خالق نے اس کتاب میں محکم آیات اتاری ہیں جو کتاب کی جڑ بنیاد ہیں دوسری آیات الکتاب سے شبہ میں ڈالنے والی ہیں۔ تو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ ان آیات کی اتباع کرتے ہیں جو الکتاب سے متشابہ ہیں وہ فتنے کی تلاش میں رہتے ہیں اور انہی کے ذریعے الکتاب کی تاویل یعنی تفسیر و تشریح کرتے ہیں جب کہ کتاب کی تاویل تو صرف اور صرف خدا ہی کو معلوم ہے۔ اور جو اہل علم ہیں وہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم الکتاب کے ذریعے ہی امن قائم کرنے والے ہیں۔ تمام کی تمام کتاب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ لیکن نصیحت صرف اہل دانش ہی یاد رکھتے ہیں۔

یاد رکھئے اللہ کے کلام میں قطعاً کوئی ایسی بات ہو ہی نہیں سکتی جو شبہ میں ڈالے یا جس کی اتباع سے لوگ فتنے میں پڑیں۔ اور غور کیجئے کہ آج مسلمان کن کن تاویلات کی وجہ سے فتنے میں پڑے ہوئے ہیں۔ جی ہاں یہ سب کرشمہ سازیاں احادیث اور تفسیر کی ہیں۔